گیت مالا

کے۔ ستی کھجوریہ

رائٹر، پروڈیوسر، ڈائرکٹر، مکالمہ نگار
گیت کار، سکرین پلے رائٹر، ایکٹر، سنگر و
میوزک ڈائرکٹر

امیرا کدل، ہری سنگھ ہائی سٹریٹ پنجابی
محلہ سرینگر کشمیر
فون نمبر امیرا کدل 4895

اوم شری گنیش آئینہ

بار اوّل ۴ ہزار

اِشاعت ۲۰ اپریل ۱۹۷۷ء

مطبوعہ شالیمار آرٹ پریس

کے سی کھجوریہ

قیمت :- ایک روپیہ

دُعا

اللہ رت گورہے بھگوان سب مِیں یہاں پر ایک سمان
پورن ہوں ارماں ہمارے شکتی ایسی دو بھگوان
تو نے ہم کو جنما یا ہم کو ہے انسان بتایا
بل بدّھی دو گیان دھیان شکتی ایسی
ہندو مسلمان سکھ عیسائی، کوئی کسی کا ہے نہ خوائی
بھائی بھائی ہوں یہ جہاں شکتی ایسی
یوں تو سبھی ہم ہیں اندھیارے بھٹک رہے ہیں دوارے دوارے
راہ دکھا دو ہے بھگوان شکتی ایسی
پیار بھرے تو کھیت بنائے کانٹوں کے سنگ پھول کھلائے
پڑھ لوں گیتا گرنتھ قرآن شکتی ایسی
تو نے یہاں کیا کیا نہ بنایا کونسی شے ہیں تو نہ سمایا
کر نہ سکا تیری پہچان شکتی ایسی
اللہ رت گورہے بھگوان سب ہیں یہاں پہ ایک سمان
پورن ہوں ارماں ہمارے شکتی ایسی دو بھگوان

(۲)

ہر قدم پر امتحان ہے کچھ سمجھ آتا نہیں
کیسے کہوں کیا کروں وقت جو گیا ہاتھ آتا نہیں

بھول میں ہم تو چمن میں ہو نہ ہمت ہم سے نم
کام بھی لو نے سمجھ سے زلف میں ہو کچھ تو غم
ہم سے ہی تو ہے یہ دنیا سوچ نہ پھر ہو نگا غم
کبھی بھی نہ ہے ضروری کام بھی کچھ دم بدم
انسان ہے وہ مشکلوں میں بھی جو گھبراتا نہیں
کیا کہوں کیسے کروں وقت جو گیا ہاتھ آتا نہیں

سوچ لے اب تک نہ جو کرنا تھا ہے لونے کیا
ہر گھڑی جو وقت نے ساتھ ہے تیرا دیا
وقت کی جو روشنی میں کچھ تو ہے تو نے سیا
دوسروں کو راہ دکھلائے جو ہے وہ تو دیا
کون ہے جہاں میں جو کئے پہ کچھتاتا نہیں
کیا کہوں کیا کروں وقت جو گیا ہاتھ آتا نہیں

پیار میں سب کچھ لٹا دیں ہو سمجھی نہ جس کا غم
ہے بھروسہ اپنی محنت پر کبھی تو ہو نہ کم
ہار بیٹھے تو وہ ہمت جس میں ہو کچھ دم نہیں
چاند اور تاروں سے رتبہ ہے تیرا کچھ کم نہیں

کل جو کرنا ہے کریں وہ آج ہی بھاتا نہیں
کیا کہوں کیا کروں وقت جو گیا ہاتھ آتا نہیں
ہر قدم پہ امتحان ہے کچھ سمجھ آتا نہیں
کیا کہوں کیا کروں وقت جو گیا ہاتھ آتا نہیں

(۵)

(۱۳)

ہر امتحان میں پاس ہی ہوتے رہیں گے ہم
محنت ہے جب ایمان تو سکتا ہے کیا ہم کو غم
ہوں یا بڑے بڑی کوشش آزمائش چھوٹی
محنت ہی ہو جہاں میں انسان کی کسوٹی
بھاتی نہ جو شے دل کو چھوٹی ہو یا موٹی
محنت سے ہی مناسب کھری ہو یا کھوٹی
محنت ہی ہو ہر زخم کی جیسے کوئی مرہم
محنت ہے جب ایماں تو سکتا ہے کیا ہم کو غم
چھوٹا بڑا کسی کو محنت نے بنایا
محنت سے ہی ہوتی ہے جیسے کبھی چھپایا ہو
محنت سے تو ہر کوئی سلجھتا ہوا آیا
محنت سے ہی تھی جو قدرت کو جھکایا
ہو پائے گا محنت سے جو کبھی تھا نہ ہم سے
محنت ہے جب ایمان تو سکتا ہے کیا ہم کو غم
آئی تو ہیں جہاں میں جب جب بھی ہستیاں
وہ نور جو چہرے پہ آنکھوں میں مستیاں

منجدھار میں ہے ساحل کو لاتے ہیں گشتیاں
بستی ہیں جن کے ہاتھوں کچھ اور بستیاں
محنت سے ہی تو چھیڑے پا تھا کوئی سرگم
محنت ہے جب ایمان تو کاہے کا ہم کو غم

۲

ہر موڑ پر زندگی کے امتحان کھڑا ہے
کام آسکے کسی کے وہ ہی بڑا ہے
تو بھی لو کوئی پھول ہے تو ہی تو وہ دیا
تو نے تو جو بھی چاہا ہر موڑ پہ کیا
دل میں ملنا کا پیار سے اربان کھڑا ہے
کام آسکے کسی کے وہ ہی بڑا ہے
تو بھی جو کوئی پیڑ ہے تو ہی تو شاخ بھی
جب تک بھی کچھ سمجھ رہے ہو سکتا نہ جبھی
ہر بات پر تیری جو پہرہ نہ کھڑا ہے
کام آسکے کسی کے وہ ہی بڑا ہے
ہے باغ کا مالی تو کوئی تو واسطہ
قوم قوم ہے تجھ کو کسی سے واسطہ
دل میں کبھی نہ سوچ کہ تو ہی بڑا ہے
کام آسکے کسی کے وہ ہی بڑا ہے
ہر موڑ پر زندگی کے امتحان کھڑا ہے
کام آسکے کسی کے وہ ہی بڑا ہے

(۵)

چھا بھی لے اے غم اندھیرے تو کہاں تک چھائیگا
ہے بھروسہ تجھ پہ تو منزل پہ تو لے جائیگا
چھا بھی لے تو جب تلک چھانا ہی تیرا کام ہے
تجھ بنا سب کیا یہاں جینا ہی تو ناکام ہے
انجان ہے راہی مگر تو راہ تو دکھلائے گا
ہے بھروسہ تجھ پہ تو منزل پہ تو لے جائیگا
ہے اگر گہرا بڑا ارمان کے اس جام کا
ہوں اگر مشکل میں تو بھی آدمی ہوں کام کا
خون کے دھاگے ہیں تو زخموں کو سیتا جائیگا
ہے بھروسہ تجھ پہ تو منزل پہ تو لے جائیگا
جب کسی کی زندگی میں راج جو تیرا رہا
کل جو ہوگا کل ہی پر آج بھی تیرا رہا
ہوں گناہوں میں مگر تو راہ پر بھی لائیگا
ہے بھروسہ تجھ پہ تو منزل پہ تو لے جائیگا
چھا بھی لے اے غم اندھیرے تو کہاں تک چھائیگا
ہے بھروسہ تجھ پہ تو منزل پہ تو لے جائیگا۔

---

(۶)

کیا کرسکوں گا جہاں کے نئے جو خزینہ اننت بڑا تو نہیں
قطرۂ آب ہوں میں اگر سراحی یا گھڑا تو نہیں

گیت ۱۱

چھوٹا سا صفر ہی ہے تو اگر یہ بات ہی صفر ہے مگر
ہمیں لگا ہوا کاٹے ہے خطر کہہ پائے کوئی شان ہے کدھر
کیا کر سکوں گا جہاں کے لئے جو خود ہی اتنا بڑا تو نہیں
قطرۂ آب ہوں میں اگر صراحی یا گھڑا تو نہیں

قطرۂ آب ہوں بھی کیا ساگر میں اک شان بھی نہیں
بہہ پاؤں کسی کی آنکھ سے جو اتنا جو مجھے احساس تو نہیں
کیا کر سکوں گا جہاں کے لئے جو خود ہی اتنا بڑا تو نہیں
قطرۂ آب ہوں میں اگر صراحی یا گھڑا تو نہیں

پیاس بجھے نہ دن رات اگر نہ پی سکا جہاں کو مگر
تھا اک گھونٹ بھی درکار اگر پی کر بھی کبھی تو گہرا جو نہیں
کیا کر سکوں گا جہاں کے لئے جو خود ہی اتنا بڑا تو نہیں
قطرۂ آب ہوں میں اگر صراحی یا گھڑا تو نہیں

اٹھتا ہے دھواں بن آگ تو پیر آگ تھا مگر بڑھ جاتا ہے
چلو بھر پانی سے تو بھی طوفان جو نہیں تھم پاتا ہے
چلو بھر پانی تیل نہیں گر ہے تو شعلہ بھڑکانا
گر ہے سکوں اٹھانا ہے تو بھلا اچھے کو ستانا کیا نہیں
کیا کر سکوں گا جہاں کے لئے جو خود ہی اتنا بڑا تو نہیں
قطرۂ آب ہوں میں اگر صراحی یا گھڑا تو نہیں

(۷)

پنچھی بھروسہ پل کا نہیں پنجرہ تیرا مٹ جائے گا
کرتا ہے کیوں ابھیمان اتنا آخر میں تو پچھتائیگا
کیونکہ سب کچھ جان کر بھی تو ابھی انجان ہے
چند روزہ مہماں تیری چند روزہ شان ہے
اب بھی سنبھل جائے تو اگر کچھ بھی بگڑ نہ پائیگا
کرتا ہے کیوں ابھیمان اتنا آخر میں تو پچھتائیگا
جب تک سمجھ میں سانس ہی ہے تب تک تجھ کو آس ہے
جھوٹی شان اور عہدہ پا کر جب جب تجھ کو پیاس لگے ہے
کوئی نہ روئیگا ساتھ تیرا ماٹی میں تو مل جائیگا
کرتا ہے کیوں ابھیمان اتنا آخر میں تو پچھتائیگا
کیونکر دل میں لوبھ ہے اتنا ساتھ نہ کچھ بھی جائیگا
دو گز کپڑا کفن ہے تیرا وہ تجھے مل جائیگا
بھر رہا خزانہ پاپ کا کیوں اک دن بھی لٹ جائیگا
کرتا ہے کیوں ابھیمان اتنا آخر میں تو پچھتائیگا
پنچھی بھروسہ پل کا نہیں پنجرہ تیرا مٹ جائے گا
کرتا ہے کیوں ابھیمان اتنا آخر میں تو پچھتائیگا

---

(۸)

کاہے کو کرے ابھیمان
خود کو ذرا پہچان

مجھ سمان تو ہے بندے کر لے کیوں پاپ کے دھندے
تیرے لئے کیا کیا نہ یہاں ہے اُمیدوں کا یہ تو جہاں ہے
کاہے کو بنے ناداں
خود کو ذرا پہچان

تیرے لئے ہیں انگنی دھندے آنکھوں دیکھ تو رچتا پھندے
کرتا ہے جو جھوٹے دھندے تو بھی ہو کیا آنکھ سے اندھے
کاہے کو بنے انجان
خود کو ذرا پہچان

ذرہ ذرہ جو خود تو رواں ہے ایسے ہیں تجھ کو ہوش کہاں ہے
تیرا یہ سب کیا نہ کہاں ہے تو بھی کچھ نہ بس میں یہاں ہے
ہے تو تو نہیں شیطان
خود کو ذرا پہچان

دو گز ٹکڑا کفن تیرا ہے ہر شے یہاں ہے آنی جانی
دو لفظوں کی ہے یہ کہانی چار دن کی یہ ہے جوانی
تیرا ہے یہ جیون جوان
خود کو ذرا پہچان
کاہے کو کرے ابھیمان
خود کو ذرا پہچان

(۹)

سب کے دِل میں پریت بسا دے ہو نہ کوئی جھمیلہ
دُنیا چار دنوں کا میلہ یہ دُنیا چار دنوں کا میلہ
تو آیا ہے اکیلا رے بندے جائیگا بھی اکیلا
جگ کے سب جھوٹے ناطے ہیں پیار یہاں ہے کھیلا
چار دنوں کی چاندنی ہے پیار کی نہ بیلا
دُنیا چار دنوں کا میلہ یہ دُنیا چار دنوں کا میلہ
جنم مرن کی اس بستی میں چار گھڑی ہیں ہم سارے
جن کی کچھ اُمید دِلوں میں پھول ہیں سب کو پیارے
چاہت کی وہ روشنی ہے سکھ دکھ بھی جو جھیلا
دُنیا چار دنوں کا میلہ یہ دُنیا چار دنوں کا میلہ
دُنیا میں ہر دل سے گہرا پیار تیرا وہ چہرہ
پاسکے بھی تو آ نہ سکا یہ پیار نہیں ہے پہرہ
کوبھ کے جھولے جہاں میں ہو نہ کوئی اکیلا
دُنیا چار دنوں کا میلہ یہ دُنیا چار دنوں کا میلہ
سب کے دِل میں پریت بسا دے ہو نہ کوئی جھمیلہ
دُنیا چار دنوں کا میلہ یہ دُنیا چار دنوں کا میلہ

---

(۱۱)

تھی نہ یہ اُمید کبھی ٹھوکر ہمیں لگا دیں گے
گر کبھی روٹھے ہم تو بڑھ کر گلے لگائیں گے
ہم تو ہیں بھٹکے نہیں سپنے کبھی ارمان سے
ہم نے ہے چاہا تمہیں پوجا ہے دِل و جان سے

لے کے ہم تیرا تصور دل کو بہلائیں گے
گر کبھی روٹھے صنم بڑھ کر گلے لگائیں گے
خوش رہو تم تو سدا دیتا ہے دل ہر دم دعا
نہ کوئی شکوہ ہے اب نہ تو کسی سے ہے گلہ
ہم تو گا گا کے لگی دل کی بجھا لینگے
گر کبھی روٹھے صنم بڑھ کر گلے لگائیں گے
تھی ہمیں عادت ہمیشہ ہنسنے اور ہنسانے کی
آ ہی جاتی ہے گھڑی آنسو تو اب بہانے کی
اپنے ہی جل کر لگی دل کی بجھا دیں گے
گر کبھی روٹھے صنم بڑھ کر گلے لگائیں گے
تھی نہ یہ امید کبھی گھٹ کر یہاں لگا دیں گے
گر کبھی روٹھے صنم بڑھ کر گلے لگائیں گے

(۱۱)

بعد مرنے کے میرے غم مزار پر تیرا آنا
روئے دل اگر سسکیاں دے دے کے سمجھانا
میں کہہ دیا ہوں جو وقت کے ساتھ نہ چلا
سوچتا ہی جو رہا تیرا سے کر بھلا
یاد آ جاؤں کبھی جی بھر کے مسکرانا
روئے دل اگر ہچکیاں دے دے کے سمجھانا
جی رہا ہوں جو اگر نہ کہو سن کے مگر
آ ہی جاتا ہے راہ میں کوئی گھنگھور نصیب

نہ بھلا پاؤ اگر دل کو نہ یوں تڑپانا
روٹھے دل اگر تھپکیاں دے دے کے سمجھانا
اب سہی جا نہ رہی تنہائی وہ جدائی
گھٹ اندھیرے میں جیسے نگاہ شرمائی
کیا ہی خوب ڈھونڈا اس نے بچھڑے کا بہانہ
روٹھے دل اگر تھپکیاں دے دے کے سمجھانا
بعد مرنے کے میرے تم مزار پر نہ آنا
روٹھے دل اگر تھپکیاں دے دے کے سمجھانا

۱۴

کریں گے بھلائی سدا ہم جواں
روشن رہیگا ہم سے جہاں
ہم سے چھپے نہ بات جہاں کی اچھے عزت والا انساں کی
جب جب ضرورت ہو بلیدان کی لگائیں گے ہم لو بازی جان کی
کیوں نہ بسائیں امیدوں کا اک جہاں
روشن رہیگا ہم سے جہاں
بگڑی بنتے ہیں بکھلے سماج کی دوات کی نہ بات ہے لاج کی
درو دیوار ہیں ہم نئے سماج کی چھوڑ دو کل جو بات تھی کر دو آج کی
رہیگی یہ ملت جب تک ہے آسماں
روشن رہیگا ہم سے جہاں
بے رنگ کوئی تو بنے تو ہے ہر شہر میں اُگنا جستجو ہے
ہم ہیں گلاب کوئی رنگ بو ہے جہاں میں کریں گے بڑا کام آرزو ہے

روکے سے رک نہ پائیگا یہ طوفان
روشن رہے گا ہم سے جہاں
کریں گے بھلائی سدا ہم جواں
روشن رہے گا ہم سے جہاں

---

(۱۳)

ہم ہیں وطن کے چمکتے ستارے سپنے ہیں دل و جان سے پیارے
بھلائی کا کوئی کام کریں گے جگ میں اونچا نام کریں گے
سپنے سہانے کے جو من میں گاتی ہے بلبل کوئی چمن میں
آئے برائی کبھی بھی جو من میں بھلائیں گے جیسے ہوں دل لگن میں
انمول ہیں ہم موتی سارے سپنے ہیں دل و جان سے پیارے
بھلائی کا کوئی کام کریں گے جگ میں اونچا نام کریں گے
سپوت تو ہیں دھرتی ماں کے ہم کوٹ ہیں گے ہمت نہ جب دم میں ہے دم
وہاں دشمنوں کو بھگائیں گے دم بہ دم بڑھتے رہیں گے آگے ہی ہم
محنت سے ہیں ہم ویک ستارے سپنے ہیں دل و جان سے پیارے
بھلائی کا کوئی کام کریں گے جگ میں اونچا نام کریں گے
چاند گگن میں ہو جیسے سہارا کشتی ہیں ہم سیاہ چھوار ہیں پار
بن کے رہیں گے پیار سے وطن کے پھول ہوں جیسے پیارے چمن سے
کوئی کھڑا اس جگ سے پکارے سپنے ہیں دل و جان سے پیارے
بھلائی کا کوئی کام کریں گے جگ میں اونچا نام کریں گے

ہم ہیں وطن کے چمکتے ستارے سینے میں دل و جان سے پیارے
بھلائی کا کوئی کام کریں گے، جگ میں اونچا نام کریں گے

---

(۱۷)

اٹھو وطن کے نوجواں ہمت سے کام لو
منہ موڑ دو دشمن کے خوشی کا جام لو

ہم ہیں یہ کوئی مذہب ملت جہاں کا
متحد تو ہم اک قوم ہیں ہندوستان کی

اٹھ کر وطن کے دوستو اب امتحان لو
منہ موڑ دو دشمن کے خوشی کا جام لو

سچے سبق جہاں کو ہم نے سکھا دیئے
کوہ ہمالیہ پہ ہم نے جھنڈے لگا دیئے

اٹھ کر وطن کے نام پر وفا کا جام لو
منہ موڑ دو دشمن کے خوشی کا جام لو

ہم کو دکھا سکے نہ کوئی سینہ زوریاں
کوئی نہ بھر سکے حرام کی تجوریاں

اٹھ کر وطن کے دامن کو ڈٹ کے تھام لو
منہ موڑ دو دشمن کے خوشی کا جام لو

ایسے وطن کی آن پہ یہ خون جوش لے
نہ کیوں بلند ہو چکے ہمارے حوصلے

باندھ کر سر پہ کفن اللہ کا نام لو
منہ موڑ دو دشمن کے خوشی کا جام لو

اٹھو وطن کے نوجوان ہمت سے کام لو
منہ موڑ دو دشمن کے خوشی کا جام لو

(۱۵)

چھینے جو دھرتی ماں چھینے ناگوں چبا دیں گے
دشمن کے ہم میدان میں چھکے چھڑا دیں گے
عرصہ سے نہیں آپ کبھی جو بھاگ ہی چلے
پھر سے کفن ہم باندھ کر لڑنے کو ہیں آگے
چٹان ہے یہ دل طوفان کو ہٹا دیں گے
دشمن کے ہم میدان میں چھکے چھڑا دیں گے
ہو جائیں وطن پہ مر مٹے جو جان سے تھے پیارے
دھرتی کے ہیں وہ دلوتا آکاش پہ تارے
بن کے جو مالائیں نہ پھولوں کی چڑھا دیں گے
دشمن کے ہم میدان میں چھکے چھڑا دیں گے
بھائی جو بن کر کبھی پاس آ بیٹھے
اپنا سمجھ کر تھے سر آنکھوں پہ اٹھا بیٹھے
کھیلی کبھی جو خون کی ہولی وہ مٹا دیں گے
دشمن کے ہم میدان میں چھکے چھڑا دیں گے
چھینے جو دھرتی ماں چھینے ناگوں چبا دیں گے
دشمن کے ہم میدان میں چھکے چھڑا دیں گے